



مقالہ نگار

معظم بن عبدالرحمن

جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان

استحصالی ٹیکس کا خاتمہ

Topic

Ending Exploitative Taxation

A Zakat-Based System for justice, Economic growth, and welfare for all.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

فہرست مضامین

- 1----- مقالے کا خلاصہ
- 2----- کلیدی الفاظ
- 3----- تعارف
- 4----- لغوی و اصطلاحی معنی
- 5----- ٹیکس کا تاریخی پس منظر
- 6----- اسلامی ریاست کے ذرائع آمدن: خلاصہ
- 7----- ٹیکس سسٹم کا تنقیدی جائزہ
- 8----- اسلام میں مالی عدل کا تصور
- 9----- متبادل اسلامی مالیاتی نظام کی تمہید
- 10----- زکوٰۃ: ایک عادلانہ مالی نظام
- 11----- عملی نفاذ اور ریاست میں امکانات
- 12----- نتیجہ
- 13----- سفارشات اور ذاتی موقف

مقالے کا خلاصہ

زیر نظر مقالہ موجودہ مالیاتی ڈھانچے (Modern Fiscal Structure) میں رائج ٹیکس سسٹم (Taxation System) کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے اور اسے اسلامی تصورِ معیشت (Islamic Economic Framework) کے تناظر میں پرکھتا ہے، مقالے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگرچہ ٹیکس ریاستی اخراجات پورے کرنے کا ایک تسلیم شدہ ذریعہ ہے، تاہم اس کی عملی صورت اکثر لازمی جبر (Compulsory Extraction)، بالواسطہ محصولات (Indirect Taxes) اور غیر منصفانہ تقسیم کے باعث معاشرتی عدم مساوات (Social Inequality) کو جنم دیتی ہے۔ تاریخی شواہد سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مختلف تہذیبوں میں ٹیکس نظام میں اصلاحات کی گئیں، مگر اس کے باوجود ظلم کے امکانات مکمل طور پر ختم نہ ہو سکے۔ اس کے مقابلے میں اسلام ایک ایسا مالی نظام پیش کرتا ہے جس کی بنیاد اخلاقی ذمہ داری، سماجی انصاف اور روحانی احتساب پر قائم ہے۔ مقالے میں زکوٰۃ (Zakat) کو محض ایک مذہبی عبادت کے بجائے ایک منظم اور عادلانہ معاشی نظام (Just Economic System) کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو دولت کے ارتکاز کو روکتا اور معاشرتی توازن کو فروغ دیتا ہے۔ اسلامی ریاست کے مالی ذرائع آمدن کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ زکوٰۃ اس نظام کا مرکزی ستون ہے، جبکہ دیگر مالی مددات تکمیلی کردار ادا کرتی ہیں۔

مقالے کا نتیجہ یہ ہے کہ موجودہ ٹیکس سسٹم میں جزوی اصلاحات اگرچہ ممکن ہیں، تاہم حقیقی اور پائیدار معاشی عدل (Sustainable Economic Justice) کے لیے اسلام کا زکوٰۃ پر مبنی مالی نظام ایک مضبوط اور با معنی متبادل فراہم کرتا ہے۔ یہ تحقیق اس امر پر زور دیتی ہے کہ جدید ریاستی تناظر میں زکوٰۃ کے اصولوں کو سنجیدگی سے اپنائے بغیر معاشی انصاف کا قیام ممکن نہیں۔

اسی تناظر میں مقالے کے اختتام پر زکوٰۃ پر مبنی عادلانہ مالی نظام کا ایک مختصر مگر منظم خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے، جسے عصر حاضر کی ریاستی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کی عملی گنجائش موجود ہے۔

کلیدی الفاظ

(Keywords)

Taxation System

Zakat,

Economic Justice,

Islamic Economics,

Fiscal Policy

تعارف (Introduction)

مالی نظام ہر ریاست کی بنیاد میں ایک اہم ستون کے طور پر کام کرتا ہے، کیونکہ اس کے بغیر حکومت اپنی عوامی ذمہ داریاں انجام نہیں دے سکتی۔ موجودہ دور میں زیادہ تر ریاستیں ٹیکس سسٹم (Taxation System) کے ذریعے اپنی مالی ضروریات پوری کرتی ہیں، جو اگرچہ قانونی اور لازمی ہے، لیکن اس میں اکثر غیر مساوی بوجھ، طبقاتی امتیاز اور اخلاقی کمزوری پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیکس کے نظام میں اصلاحات کے باوجود عوامی فلاح اور عدل قائم رکھنا ایک مستقل چیلنج رہتا ہے۔

اسلامی معاشی فکر (Islamic Economic Thought) میں مالی نظام کی بنیاد عدل، مساوات، اور روحانی و اخلاقی ذمہ داری پر رکھی گئی ہے۔ زکوٰۃ (Zakat) نہ صرف عبادت ہے بلکہ ایک ایسا معاشی ذریعہ بھی ہے جو دولت کے ارتکاز کو روکتا، کمزور طبقے کو سہارا دیتا اور معاشرتی توازن قائم رکھتا ہے۔ اس مقالے کا مقصد موجودہ ٹیکس سسٹم کے تنقیدی جائزے کے بعد اسلامی زکوٰۃ سسٹم کے اصول، ڈھانچہ اور اثرات کو پیش کرنا ہے تاکہ ایک متوازن اور عادلانہ مالی نظام کی وضاحت کی جاسکے۔

تحقیق میں تاریخی شواہد، فقہی ماخذ، اور عصری مالی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ ٹیکس سسٹم میں جزوی اصلاحات ممکن ہیں، لیکن حقیقی اور پائیدار معاشی عدل (Sustainable Economic Justice) کے لیے زکوٰۃ پر مبنی نظام زیادہ مؤثر اور اخلاقی بنیاد پر قائم رہتا ہے۔ اس تعارف کا مقصد قاری کو موضوع، مسئلہ اور تحقیق کے دائرہ کار (Scope) سے روشناس کرانا ہے، تاکہ مقالے کے آگے آنے والے حصے سمجھنے میں آسانی ہو۔

لغوی واصطلاحی معنی

لغوی معنی:

ٹیکس⁽¹⁾ (TAX) انگریزی زبان کا لفظ ہے اور اس کا لغوی معنی ہے محصول لگانا، بوجھ ڈالنا

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اس سے مراد وہ رقم ہے جو ملک چلانے کے لیے حکومت مختلف صورتوں میں لوگوں سے وصول کرتی ہے۔

چنانچہ:

(1)

پروفیسر ڈالٹن⁽²⁾ (Prof. HUGH DALTON) ٹیکس کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

"A tax is a compulsory charge imposed by a public authority"

یعنی: ٹیکس ایک لازمی ادائیگی ہے، جو کسی عوامی حکومت کی جانب سے لاگو کی جاتی ہے۔

(2)

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا⁽³⁾ مقالہ نگار لکھتا ہے:

Taxation: The part of the revenue of a state which is obtained by compulsory dues and charges upon its subjects.

یعنی: ٹیکس ریاست کی آمدنی کا وہ حصہ ہے، جو اس کے شہریوں پر عائد کر دو لازمی محصولات اور چار جز کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔

(3)

پروفیسر کارل سی پلینہن⁽⁴⁾ (Prof. CARL C. PLEHN) ٹیکس کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں

Taxes are general compulsory contributions of wealth levied upon persons natural or corporate to defray the expenses incurred in conferring a common benefit upon the residents of the state

یعنی ٹیکس عام لازمی مالی معاونت ہے، جو افراد (قدرتی یا قانونی) پر عائد کی جاتی ہے، تاکہ ریاست کے رہائشیوں کو مشترکہ فوائد فراہم کرنے میں ہونے والے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

REFERENCES

حوالہ جات

(1) IBRAHIM SAAD, Little Oxford English Urdu Dictionary, Edition: 5, Page: 621, Published By Oxford University Press.

(2) HUGH DALTON, Principles of Public Finance, Page: 26, Routledge & Kegan Paul Ltd, London.

(3) The Encyclopedia Britannica, Edition: 11, Vol: 26, Page: 458, Encyclopedia Britannica Company.

(4) CARL C. PLEHN, Introduction to Public Finance, page:77, The Macmillan Company, London, 1896

ٹیکس کا تاریخی پس منظر: ایک جامع و تجزیاتی خلاصہ

(Historical Background of Taxation: A Concise Analysis)

تاریخی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ٹیکس (Taxation) ریاستی نظم و نسق کے قدیم ترین مالی ذرائع میں سے ایک رہا ہے، قدیم تہذیبوں میں ٹیکس کا بنیادی مقصد اگرچہ حکومتی اخراجات پورے کرنا اور ریاستی طاقت کو مستحکم کرنا تھا، تاہم اس کی عملی صورت اکثر عوام پر غیر متوازن اور ظالمانہ بوجھ کی شکل اختیار کر لیتی تھی۔

رومی اور مصری ادوار میں ٹیکس کا نظام کثرت محصولات (Multiple Levies)، غیر یقینی شرحوں اور حکمران کی مطلق صوابدید (Absolute Discretion) پر قائم تھا، جہاں زراعت، تجارت، جائیداد، مویشی بلکہ جسمانی مشقت (Forced Labor) تک کو محصول کی صورت دے دی گئی۔

اس نظام کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ رعایا کو ریاستی آمدن کا ذریعہ تو سمجھا جاتا تھا، مگر اس کی معاشی حالت یا بنیادی ضروریات کو کسی منظم اصول کے تحت پیش نظر نہیں رکھا جاتا تھا۔

ایرانی سلطنت میں بھی جاگیر دارانہ ساخت (Feudal Structure) کے باعث ٹیکس کا بوجھ طبقاتی بنیادوں پر تقسیم تھا، اگرچہ نوشیروان کے دور میں بعض اصلاحات متعارف ہوئیں، جن میں پیمائش پر مبنی خراج اور زرعی ترقی کے اقدامات شامل تھے، تاہم یہ اصلاحات وقتی ثابت ہوئیں اور بعد ازاں مرکزی اقتدار کی کمزوری کے ساتھ مالی ظلم دوبارہ شدت اختیار کر گیا۔ یہ تاریخی مثالیں اس امر کی نشان دہی کرتی ہیں کہ محض ٹیکس کا وجود مسئلہ نہیں، بلکہ اس کا غیر اصولی، غیر منصفانہ اور غیر اخلاقی نفاذ بھی معاشی استحصال (Economic Exploitation) کو جنم دیتا ہے، یہی وہ پس منظر ہے جو بعد کے ادوار میں عادلانہ مالی نظام کی جستجو کو جنم دیتا ہے۔

اسلامی ریاست کے ذرائع آمدن: خلاصہ

(Sources of Revenue in an Islamic State: A Structured Overview)

اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام محض ریاستی آمدن بڑھانے تک محدود نہیں، بلکہ اس کی بنیاد عدل، سماجی ذمہ داری اور عوامی فلاح پر رکھی گئی ہے۔

اسلامی نظام میں ریاستی وسائل کے ذرائع متنوع (Diversified) مگر اصولی (Principle-Based) ہیں، تاکہ مالی بوجھ چند طبقات تک محدود نہ رہے۔

اسلامی ریاست کے بنیادی ذرائع آمدن میں زکوٰۃ، عشر اور صدقات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو صاحب استطاعت افراد پر فرض کیے گئے ہیں اور براہ راست غربت کے خاتمے اور معاشی توازن کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کے ساتھ خرانج اور جزیہ جیسے مالی ذرائع غیر مسلم شہریوں اور مخصوص اراضی سے متعلق ہیں، جو ریاست کی ذمہ داریوں اور تحفظ کے بدلے مقرر کیے جاتے ہیں۔

اسی طرح مالِ غنیمت اور مالِ فتنے جنگ اور صلح کے مخصوص حالات سے وابستہ ذرائع ہیں، جبکہ وقف، اموالِ فاضلہ، کراء الارض اور عشور جیسے وسائل ریاستی نظم کو مستحکم کرنے میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ غیر معمولی حالات میں، جب ریاستی ضروریات عام ذرائع سے پوری نہ ہوں، تو مالدار طبقے پر عارضی اور منصفانہ مالی بوجھ (ضرائب) عائد کرنے کی گنجائش بھی فقہی اصولوں کے تحت موجود ہے۔

اس پورے نظام کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی ریاست میں مالی وسائل کا حصول اخلاقی جواز (Moral Legitimacy) اور سماجی مقصد (Social Objective) کے ساتھ مشروط ہے، نہ کہ محض ریاستی طاقت کے استعمال پر۔

موجودہ ٹیکس سسٹم کا تنقیدی جائزہ

(Critical Analysis of the Modern Tax System)

جدید ریاستوں میں رائج ٹیکس نظام (Taxation System) بظاہر ریاستی اخراجات پورے کرنے کا ایک منظم ذریعہ ہے، تاہم اس کی عملی صورت کئی اخلاقی، معاشی اور سماجی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں ٹیکس کا زیادہ تر بوجھ بالواسطہ ٹیکسوں (Indirect Taxes) کی صورت میں عام صارف پر منتقل ہو جاتا ہے، جس سے غریب اور متوسط طبقہ disproportionately متاثر ہوتا ہے، جبکہ صاحبِ ثروت طبقہ مختلف قانونی و غیر قانونی راستوں سے ٹیکس بچانے میں کامیاب رہتا ہے۔

یہ نظام اس لیے بھی ظالمانہ (Unjust) قرار پاتا ہے کہ:

ٹیکس کی بنیاد آمدنی کی حقیقی صلاحیت (Ability to Pay) کے بجائے استعمال اور کھپت پر رکھی جاتی ہے۔

اشیائے ضروریہ پر یکساں شرح ٹیکس (Uniform Tax Rate) سماجی عدم مساوات (Social Inequality) کو بڑھاتی ہے۔ ٹیکس کی وصولی اور خرچ میں شفافیت (Transparency) کا فقدان عوامی اعتماد کو مجروح کرتا ہے۔

یوں ٹیکس محض ایک مالی آلہ (Fiscal Tool) بن کر رہ جاتا ہے، جس میں اخلاقی عدل (Moral Justice) اور سماجی توازن (Social Balance) کا عنصر کمزور پڑ جاتا ہے۔

اور یہی اساسی کمزوریاں اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ مالیاتی نظام کو محض اصلاح (Reform) کے بجائے کسی اخلاقی و عادلانہ متبادل (Ethical Alternative) کی روشنی میں پرکھا جائے۔

"اسلام میں مالی عدل کا تصور"

(Concept of Economic Justice in Islam)

اسلامی معاشی فکر (Islamic Economic Thought) کی بنیاد عدل (Justice)، امانت (Trusteeship) اور اجتماعی فلاح (Social Welfare) پر قائم ہے۔ قرآن کریم میں مال کو فرد کی مطلق ملکیت (Absolute Ownership) کے بجائے اللہ کی عطا کردہ امانت قرار دیا گیا ہے، جس کے استعمال میں محتاجوں اور کمزور طبقات کا حق شامل ہے۔ اسلام دولت کے ارتکاز (Concentration of Wealth) کی نفی کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ معاشی نظام کا مقصد محض ریاستی خزانہ بھرنا نہیں بلکہ:

❖ غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation)

❖ دولت کی گردش (Circulation of Wealth)

❖ سماجی استحکام (Social Stability) ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظام میں مالی ذمہ داریاں اخلاقی پابندی (Moral Obligation) اور دینی فریضہ (Religious Duty) کے طور پر متعین کی گئی ہیں، نہ کہ محض قانونی جبر (Legal Coercion) کے تحت۔

متبادل اسلامی مالیاتی نظام کی تمہید

(Linking Paragraph: From Taxation to Zakat-Based Fiscal Thought)

مندرجہ بالا تاریخی اور نظامی جائزے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ٹیکس کا نظام، اگرچہ ریاستی نظم و نسق کے لیے ایک عملی ذریعہ (Practical Fiscal Instrument) کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے، تاہم اس کی ساخت اور نفاذ میں ظلم کے امکانات (Potential for Injustice) مستقل طور پر موجود رہے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ٹیکس نظام میں اصلاحات (Reforms) کی کوششیں ضرور کی گئیں، مگر چونکہ یہ نظام بنیادی طور پر ریاستی جبر (State Authority) اور لازمی وصولی (Compulsory Extraction) پر قائم ہوتا ہے، اس لیے اس میں طاقت کے غلط استعمال، غیر منصفانہ تقسیم اور طبقاتی عدم توازن کے خطرات پوری طرح ختم نہیں ہو پاتے۔

اس کے برعکس اسلام کا پیش کردہ مالی نظام محض ریاستی ضرورت کے گرد نہیں گھومتا، بلکہ اس کی اساس اخلاقی ذمہ داری (Moral Responsibility)، سماجی انصاف (Social Justice) اور روحانی احتساب (Spiritual Accountability) پر قائم ہے۔ اسلامی تصورِ معیشت میں اصل اور مستقل مالی نظام (Primary Fiscal System) زکوٰۃ پر مبنی ہے، جو نہ صرف صاحب استطاعت طبقے کو مالی ذمہ داری کا پابند بناتا ہے بلکہ دولت کے ارتکاز کو روک کر معاشرتی توازن کو فروغ دیتا ہے۔

لہذا یہ بحث محض ٹیکس کے مکمل خاتمے یا جزوی اصلاح تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اس سوال کو جنم دیتی ہے کہ آیا ایک ایسا نظام جو اخلاقی بنیادوں سے محروم ہو، حقیقی معاشی عدل قائم کر سکتا ہے؟ یہی وہ نکتہ ہے جہاں اسلامی زکوٰۃ نظام ایک متبادل نہیں بلکہ اصل عادلانہ مالی ڈھانچہ (Foundational Just Fiscal Framework) کے طور پر سامنے آتا ہے، اور اسی پس منظر میں زکوٰۃ کے اصول، مقاصد اور عملی اثرات کا تفصیلی مطالعہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔

"زکوٰۃ: ایک عادلانہ مالی نظام"

(Zakat as a Just Economic System)

زکوٰۃ محض ایک مذہبی عبادت نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت معاشی نظام (Comprehensive Economic Mechanism) ہے۔ اس کی بنیاد نصاب (Minimum Threshold)، شرح (Rate) اور متعین مصارف (Defined Beneficiaries) پر ہے، جو اسے جدید ٹیکس نظام سے ممتاز بناتی ہے۔

زکوٰۃ کی چند امتیازی خصوصیات:

صرف مالدار طبقے (Wealth Holders) پر فرض

بنیادی ضروریات سے زائد مال پر لاگو

مصارف قرآن میں واضح (Eight Categories of Recipients)

وصولی اور تقسیم کا مقصد معاشی انصاف (Economic Equity)

زکوٰۃ میں ریاست یا ادارہ محض نگران (Administrator) کا کردار ادا کرتا ہے، مالک نہیں بنتا، جس سے مالی جبر کے بجائے رضاکارانہ اطاعت (Voluntary Compliance) پیدا ہوتی ہے۔

"عملی نفاذ اور جدید ریاست میں امکانات"

(Implementation in a Modern State)

یہ کہنا کہ موجودہ ریاستی نظام میں ٹیکس کو مکمل طور پر ختم کر کے زکوٰۃ نافذ کی جائے، عملی مشکلات سے خالی نہیں۔ تاہم ایک تدریجی اور امتزاجی ماڈل (Hybrid Model) قابلِ غور ہے، جس میں:

بنیادی ضروریات پر بالواسطہ ٹیکس کم کیے جائیں

زکوٰۃ کو سماجی تحفظ (Social Safety Net) کا مرکزی ستون بنایا جائے

شفاف ڈیجیٹل نظام (Digital Governance) کے ذریعے اعتماد بحال کیا جائے

یہ ماڈل نہ صرف اسلامی اقدار سے ہم آہنگ ہو گا بلکہ جدید معاشی تقاضوں کو بھی پورا کر سکتا ہے۔

"نتیجہ (Conclusion)"

موجودہ ریاستی ٹیکس نظام، اگرچہ معاشی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور خزانے کے لیے مالی وسائل فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، عملی طور پر اکثر ظالمانہ، غیر شفاف اور غیر متوازن ثابت ہوتا ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں، بالواسطہ ٹیکس کا بوجھ زیادہ تر غریب اور متوسط طبقے پر پڑتا ہے، جبکہ امیر طبقہ مختلف قانونی یا غیر قانونی راستوں سے ٹیکس بچانے میں کامیاب رہتا ہے۔

اس کے برعکس، اسلامی مالی نظام، جس کی بنیاد زکوٰۃ اور عشر پر ہے، نہ صرف امیر پر مالی ذمہ داری عادلانہ طور پر عائد کرتا ہے بلکہ معاشی عدل، غربت کا خاتمہ اور سماجی ہم آہنگی بھی فروغ دیتا ہے، اگرچہ موجودہ ٹیکس نظام کو مکمل طور پر ختم کرنا عملی طور پر فوراً ممکن نہیں، لیکن ایک Hybrid Model (ٹیکس میں کمی کے ساتھ زکوٰۃ پر مبنی سماجی تحفظ) قابل عمل اور موثر حل فراہم کرتا ہے۔

"سفارشات (Recommendations)"

1. موجودہ ٹیکس نظام میں اصلاحات کریں تاکہ آمدنی کی صلاحیت (Ability to Pay) کے مطابق ٹیکس لگایا جائے اور شفافیت بڑھائی جائے۔
2. زکوٰۃ کو سماجی تحفظ (Social Safety Net) کا مرکزی ستون بنایا جائے تاکہ غربت کا خاتمہ اور معاشرتی توازن ممکن ہو۔
3. ڈیجیٹل نظام (Digital Governance) کے ذریعے وصولی اور تقسیم کے عمل میں شفافیت اور عوامی اعتماد قائم کیا جائے۔
4. Hybrid Model اپنایا جائے، جو اسلامی اصولوں اور عصری معاشی تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرے۔
5. عوام میں مالی ذمہ داری اور اخلاقی شعور کی تعلیم دی جائے تاکہ رضاکارانہ تعاون (Voluntary Compliance) فروغ پائے۔

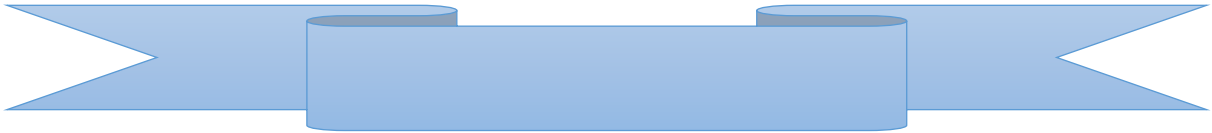
"ذاتی موقوف"

(Personal Position)

ذاتی طور پر میرا موقوف یہ ہے کہ صرف ٹیکس نظام میں اصلاح کافی نہیں، بلکہ ایک اخلاقی اور عادلانہ بنیاد پر مبنی مالی نظام کی ضرورت ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی نظام نہ صرف معاشی دباؤ کو کم کرتا ہے بلکہ سماجی توازن اور اخلاقی عدل کو فروغ دیتا ہے۔

میری رائے میں Hybrid Model سب سے عملی اور متوازن حل ہے، کیونکہ یہ اسلامی اقدار اور عصری معاشی ضروریات کے درمیان مؤثر پل قائم کرتا ہے، اور ریاست اور عوام دونوں کے لیے قابل عمل ہے۔



THE END